قطعِ حیات بہ جذبۂ رحم کی شرعی حیثیت ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی

ناشر: سلیمان اکیڈ.ی، بھتورا، مدھوبنی، بہار، ۲۰۱۰ء، صفحات: ۱۲۸، قیمت -/۸۰ روپے

اگر کوئی شخص کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہوکر بالکل معذور ہو جائے اور معمول کی زندگی گزارنے کے لائق نہ رہے، بلکہ اس کی زندگی خود اس کے لیے بوجھ بن جائے، یا اس کے رشتہ دار اسے بوجھ سمجھنے لگیں، تو کیا اسے یا اس کے رشتہ داروں کو اس کی زندگی ختم کرنے کا حق حاصل ہے؟ موجودہ دور کا یہ ایک اہم سماجی اور طبی مسئلہ ہے۔ اصطلاح میں اسے EUTHANASIA کہا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) نے اپنے سولھویں فقہی سمینار منعقدہ دار العلوم مہذب پور اعظم گڑھ میں جن موضوعات پر بحث ومباحثہ کیا، ان میں اسے بھی شامل کیا۔ زیرِ نظر مقالہ اصلاً اسی سمینار کے لیے لکھا گیا تھا۔ عمومی افادیت کے پیش نظر اب اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد شمیم اختر نے دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد شعبۂ دینیات (سنّی) مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس کے بعد دو سال بہ حیثیت محقق ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی سے بھی وابستہ رہے ہیں۔ ان کے علمی مقالات ملک و بیرون ملک کے موقر تحقیقی مجلّات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کتاب میں یوتھینیز یا کی حقیقت، تاریخ، قسمیں، علاج معالجہ کی شرعی حیثیت، اس سلسلے میں ڈاکٹر کی ذمہ داری اور شرعی اعتبار سے یوتھینیز یا کے نادرست ہونے کی وجوہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف نے قرآن وحدیث کے علاوہ فقہ کے اہم مراجع سے بھی استفادہ کیا ہے اور ان کے حوالے سے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں اسلامک فقہ اکیڈمی کے سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کے قلم سے پیش لفظ ہے، جس میں انھوں نے مصنف کی کاوش کو سراہا ہے۔

کتاب کی پیش کش کو مزید بہتر بنانے کے لیے چند مشورے درج ذیل ہیں:

۱- قطع حیات بہ جذبۂ رحم کی تاریخ (عالمی اور ملکی سطح پر) کے ضمن میں جو معلومات کتاب کے شروع میں بیان کی گئی ہیں وہ مولانا سید جلال الدین عمری کی کتاب